اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

چندہ سالانہ دو روپے

احمدی خواتین کا مذہبی علمی اور ادبی ماہوار رسالہ

قادیان دارالامان سے ہر مہینہ کی پندرہ ۱۵ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

بابت ماہ شوال ۱۳۵۹ھ مطابق نومبر ۱۹۴۱ء

ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش

ایڈیٹر

جلد ۱۵	محمد یعقوب مولوی فاضل	نمبر ۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فی امانِ اللہ

اپنی "محمودہ" کے نام

از سیّدہ نوّاب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ السّلام و بیگم حضرت نوّاب محمد علیخان صاحب آف مالیر کوٹلہ

لو جاؤ تم کو سایۂ رحمت نصیب ہو
ہر ایک زندگی کی حلاوت نصیب ہو
علم و عمل نصیب ہو۔ عرفان ہو نصیب
محمُود عاقبت ہو رہے زیست بامُراد
ہو رشکِ آفتاب ستارا نصیب کا
نوُر و جمیل "نوُر" دِل و جاں میں بخشدے
ہر ایک دکھ سے تم کو بچائے مرا خدا
بس ایک درد ہو کہ رہو جس سے آشنا
ہر وقت دل میں پیار سے یادِ خُدا رہے
تسخیرِ خلق۔ خُلق و محبّت سے تم کرد
اقبال "تاجِ سر" ہو ترے "سر کے تاج" کا
نکلیں تمہاری گود سے پل کر وہ حق پرست
ایسی تمہارے گھر کے چراغوں کی ہو ضیاء
راضی ہوں تم سے ہیں۔ مرا اللہ بھی رہے
افضل ہمارے حکیم کو تم جانتی رہیں
راحت ہی میں نے تم سے بہر طور پائی ہے
گھر تھا صدف تو۔ تم دُرِ خوش آب و بے بہا
کھٹکا نہ کوئی فعل تمہارا مجھے۔ تمہیں
حافظ خُدا رہا ہیں رہی آجتک "ایں"

بڑھتی ہوئی خدا کی عنایت نصیب ہو
ہر ایک دوُ جہان کی نعمت نصیب ہو
ذوقِ دعاؤ "حسنِ عبادت" نصیب ہو
خوشیاں نصیب، عزّت و دولت نصیب ہو
آپ اپنی ہو مثال وہ قسمت نصیب ہو
اس کے کرم سے چاند سی طلعت نصیب ہو
ہر ہر قدم پہ اس کی اعانت نصیب ہو
محبُوب جاوداں کی محبّت نصیب ہو
یہ لذّت و سرور یہ جنّت نصیب ہو
ہر ایک سے خلوص و موُدّت نصیب ہو
اُس کو خُدا و خلق کی خدمت نصیب ہو
ہاتھوں سے جن کے دین کو نصرت نصیب ہو
عالم کو جن سے نورِ ہدایت نصیب ہو
اس کی رضا و کی تم کو مسرّت نصیب ہو
دنیا و دیں میں تم کو فضیلت نصیب ہو
تم کو بھی دو جہان میں راحت نصیب ہو
اس سے بھی بڑھ کے دولتِ عصمت نصیب ہو
آرامِ قلب و جان و سکینت نصیب ہو
جس کی تھی اُب اسے یہ "امانت" نصیب ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اہلی زندگی کو تلخ بنانیوالے امور اور اسلام میں اُن کا بہترین علاج

بیان فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

انسان کی ترقی اور اس کا اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جانا بہت کچھ ایک دوسرے کی مدد اور تائید پر منحصر ہے۔ اگر انسان ایک دوسرے کے مددگار اور معاون نہ ہوں۔ تو ضروری ہے۔ کہ بہت سی کامیابیاں حاصل کرنے سے محروم رہ جائیں۔ اور جس طرح حیوانات کی زندگی ہوتی ہے۔ اسی طرح انسانی زندگی بھی ہو جائے۔ جتنے بڑے کاموں کی طرف انسان متوجہ ہوتا ہے۔ اتنے ہی مصائب اور مشکلات اُسے پیش آتی ہیں۔

اس میں کیا شک ہے۔ کہ جو شخص سہ منزلہ مکان پر چڑھے گا۔ وہ زیادہ تھکے گا۔ اور جو سطح زمین پر کی منزل پر رہے گا۔ وہ نہیں تھکے گا۔ قطب صاحب کی لاٹھ پر چڑھنے والوں کو دیکھا ہے۔ کہ اچھے مضبوط اور طاقتور ہوتے ہیں۔ مگر ہانپ جاتے ہیں۔ تو جتنا کوئی بلند مقام پر چڑھے گا۔ اتنا ہی بلند حوصلہ اور بلند ہمت اور پوری کوشش سے محنت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ انسان اور حیوانات کی زندگی کا مقصد ایک نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ان کی کوششوں اور محنتوں میں بھی فرق ہے

انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی مخلوق پر فضیلت دی ہے۔ اور اس کے لئے ترقی کے راستوں کو بہت وسیع کر دیا ہے۔ اور بڑے بڑے مدارج بنا دیئے ہیں۔ حتیٰ کہ اللہ کا محبوب بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اور درجہ دے دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ لوگوں سے کہدو۔ کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنی چاہتے ہو۔ تو میری اتباع کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اللہ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔ تو ایک انسان کا درجہ تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلند ہے ۔ کہ نہ صرف وہ خدا کا محبوب ہے ۔ بلکہ جو اس کا غلام ہو ۔ وہ بھی اس کا محبوب بن جاتا ہے ۔

پس اس بلندی کے حاصل کرنیکے لئے بڑی محنت اور کوشش اور بہت سی قربانیوں، بڑے خطرات و تفکرات سے سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ جس طرح بڑی جنگ کے وقت ایک جرنیل کو بہت ہوشیار رہنا پڑتا ہے ۔ اسی طرح انسانی زندگی کے رستہ میں جو جنگ کرنی پڑتی ہے ۔ اس کے لئے بھی بہت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے ۔ اگر کوئی اس میں ہوشیار نہ رہے ۔ تو قدم قدم پر ایسی ٹھوکر لگتی ہے ۔ کہ چکنا چور کر دیتی ہے ۔

پھر جہاں خطرہ، خوف، مصائب اور تکالیف [ہوں وہاں دوستوں کی مدد اور نصرت] کی بھی بڑی ضرورت ہوتی ہے ۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو، تو اکثر موقعہ پر قدم لڑکھڑا جاتے ہیں ۔ اس لئے ضروری ہے، کہ ہر ایک انسان کے لئے کوئی نہ کوئی مددگار ہو ۔ اور مددگار بھی ایسا جس پر پورا بھروسہ اور اطمینان رکھا جا سکے ۔

لیکن اس میں مشکل یہ ہے ۔ کہ ہر ایک انسان سمجھ نہیں سکتا ۔ کہ میرے وہ کون سے دوست اور عزیز ایسے ہیں جن پر میں اس بات کا بھروسہ رکھ سکوں ۔ کہ مشکلات کے وقت میری مدد کرینگے ۔ کیونکہ سوائے اخلاص کے مدد ہو ہی نہیں سکتی ۔ بہت لوگ ہیں جو اپنے لئے دوستوں کو چاہتے ہیں ۔ مگر وہ ان کے دشمن نکل آتے ہیں ۔ بہت لوگ ہیں، جو بعض کو اپنا دوست سمجھتے ہیں ۔ اور وہ بظاہر دوست ہی معلوم ہوتے ہیں ۔ مگر دراصل وہ دشمن ہوتے ہیں ۔ یا اگر وہ اپنی طرف سے دشمنی نہ بھی کریں ۔ لیکن وہ ایسے رنگ میں مدد دیتے ہیں ۔ کہ انکی دوستی دشمنی ثابت ہو جاتی ہے ۔ کبھی تو ایسا ہوتا ہے ۔ کہ جس کو دوست سمجھا جاتا ہے ۔ وہ دوست ہوتا ہی نہیں، دشمن ہوتا ہے ۔ یا پہلے تو دوست ہی ہوتا ہے ۔ مگر مصیبت کے وقت الگ ہو جاتا ہے ۔ کہ اس کے لئے میں اپنے آپ کو کیوں مصیبت میں ڈالوں ۔ یا مصیبت کے وقت بھی دوست ہی ہوتا ہے ۔ اور مدد بھی کرتا ہے ۔ مگر اسکی مدد بجائے اسکے کہ کوئی فائدہ پہنچائے ۔ الٹا مصیبت کے بڑھانے کا کام کرتی ہے ۔ اس لئے کسی دوست اور مددگار کا انتخاب کرنا بہت مشکل بات ہے ۔ لیکن جو مشکلات انسانی زندگی کے رستہ میں حائل ہیں ۔ ان پر غالب آنا ۔ اور انہیں ہٹا دینا اس وقت تک ناممکن ہے ۔ جب تک کہ کسی دوسرے کی نصرت اور مدد شامل نہ ہو اس لئے کسی کو مددگار بنانا بھی ضروری ہے ۔ ورنہ انسان ہلاکت سے نہیں بچ سکتا ۔

چونکہ خدا تعالےٰ ہی ایک ایسی ہستی ہے ۔ جو غیب کی باتوں کو جاننے والی ہے ۔ اور انسان کے متعلق ہر ایک بات کو جانتی ہے ۔ اس لئے اسی کا حق اور اسی سے ممکن ہے ۔ کہ وہ انسان کو اس ہلاکت سے بچانے کی کوئی تدبیر بتائے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں جو نکاح کا مسئلہ رکھا گیا ہے۔ یہ بھی ان تدابیر میں سے ایک تدبیر ہے۔ جو ہلاکت اور تباہی سے بچاتی ہے۔ اور انسان کو سچا دوست اور مخلص مددگار مہیا کر دیتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں بیوی کے متعلق آیا ہے۔ کہ لِتَسْكُنُوْا اِلَيْهَا۔ یعنی انسان کو جو مصائب اور تکالیف آتی ہیں۔ اور جن کی وجہ سے قریب ہوتا ہے۔ کہ وہ ہمت ہار دے۔ اس وقت بیوی اسکی مددگار اور آرام کا باعث ہوتی ہے۔ اور اس کی ہمت بڑھانے والی ہوتی ہے۔ اس حکمت کے ماتحت خدا تعالےٰ نے نکاح کو رکھا ہے۔ اور اس کے لئے ایسی خواہشیں اور جذبات اور طاقتیں انسان کے اندر رکھدی گئی ہیں۔ کہ یہ مجبور ہے۔ کہ کوئی ایسا ساتھی پیدا ہو۔ وہ تو الگ رہے۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالےٰ کے لئے صرف کر دیں۔ اور جن کا کھانا پینا سونا جاگنا۔ چلنا پھرنا۔ نکاح کرنا وغیرہ سب کچھ خدا کے لئے تھا۔ دوسرے لوگ بھی اس بات کے لئے مجبور ہیں۔ کہ نکاح کریں۔ یعنی انہیں بھی جذبات مجبور کرتے ہیں۔ گویا اس رنگ میں خدا تعالےٰ نے انسان کو نکاح کرنے کے لئے مجبور کر دیا۔ ممکن تھا کہ اگر یہ جذبات اس رنگ میں خدا نے پیدا نہ کئے ہوتے۔ تو بہت سے لوگ کہتے۔ کہ اس بات کی کیا ضرورت ہے۔ کہ ہم دنیا کی دوڑ میں ایک اور کو ساتھ ملا کر اپنی رفتار کو سست کریں۔ لیکن خدا نے مجبور کر دیا ہے۔ اس لئے اب کوئی نادان ہی ہے جو ایسا کہے۔

اسلام میں خدا تعالےٰ نے شادی کے متعلق ایسے قواعد بنا دئے ہیں۔ کہ ان پر کاربند ہونے سے انسان کو سچا دوست اور مخلص مددگار مل جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ایسی عورتیں بھی ہوتی ہیں۔ جو مرد کی سخت دشمن ہوتی ہیں۔ اور انہیں تباہ کر دیتی ہیں۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں، کہ بہت سی عورتیں خاوندوں کی اور مرد عورتوں کے سچے مددگار ہوتے ہیں گو بعض غلطیوں اور بد عہدیوں کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔ کہ خاوند بیوی سے اور بیوی خاوند سے بدظن ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ بیرونی عوارض اور اسباب ہیں۔ ورنہ میاں بیوی کا تعلق ایسا ہے۔ کہ نوّے فی صدی مرد عورت کے تعلقات اچھے ہوتے ہیں۔ اور اس اچھا ہونے کی ایک وجہ ہے۔

اور وہ یہ کہ اسلام نے مرد کے فوائد کو عورت کے فوائد سے اور عورت کے فوائد کو مرد کے فوائد سے ایسا متحد کر دیا ہے۔ کہ ان میں سوائے دوستی اور محبت کے اور کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ دوستی اور محبت اور پیار کا اصل فوائد کا متحد ہونا ہے۔ جس قدر تعلقات اور دوستیاں ہیں۔ ان سب کی اصلیت یہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن عربیؒ لکھتے ہیں۔ کہ میں نے ایک جگہ ایک کوّا اور ایک کبوتر بیٹھے دیکھے۔ میں نے خیال کیا۔ کہ یہ کیوں اکٹھے بیٹھے ہیں۔ ان میں اتحاد کی کیا وجہ ہے۔ اس بات کے معلوم کرنے کے لئے میں وہاں بیٹھ گیا۔ کچھ دیر کے بعد جو دونوں چلے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ دونوں لنگڑے ہیں۔ گویا انکے اشتراک کی وجہ لنگڑا ہونا تھی۔ تو جتنا جتنا اشتراک کسی میں ہوتا ہے اتنا ہی ان کا آپس میں تعلق مضبوط ہوتا ہے۔ کیونکہ فوائد کے اشتراک پر اتحاد کی بنیاد ہوتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے مرد اور عورت کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے یہ تجویز فرمائی ہے۔ کہ انکے فوائد کو متحد کر دیا ہے۔ اس لئے یہ ایسا جوڑ۔ اور ایسے شرائط کے ماتحت ہے۔ کہ اس کو کوئی جدا نہیں کر سکتا۔ خدا تعالےٰ نے مرد کو عورت کا ذمہ وار بنایا ہے۔ اور عورت کو مرد کا ذمہ وار اور دونوں کو ایک دوسرے کی عزت، مرتبہ، مال، دولت، آرام و آسائش میں شریک بنایا ہے۔ اس لئے جس قدر مرد کا رتبہ اور عزت وغیرہ بڑھتی جائے گی۔ اسی قدر عورت کی بڑھے گی۔ اور جس قدر عورت کی بڑھے گی۔ اسی قدر مرد کی بڑھے گی۔ ایک کی ترقی دوسرے کی ترقی ہے۔ اور ایک کا تنزل دوسرے کا تنزل ہے۔ ایک کا نقصان دوسرے کا نقصان۔ اور دوسرے کا نقصان ایک کا مثلاً مرد کے بیمار ہونے سے جو نقصان ہوگا۔ وہ نہ صرف اسی کا ہوگا۔ بلکہ اس کی عورت کا بھی ہوگا۔ اسی طرح اگر عورت کسی تکلیف میں مبتلا ہوگی، تو اس تکلیف کا اثر مرد تک بھی پہنچے گا۔ کیونکہ عورت مرد کا ایسا تعلق اور اتحاد ہے۔ کہ دونوں کے فوائد اور نقصان ایک ہو گئے ہیں۔ اور یہ ایک زبردست اتحاد ہے۔ جس کو کوئی توڑ نہیں سکتا۔ سوائے بیرونی بواعث اور خارجی اثرات کے۔

اصل میں خدا تعالےٰ نے مرد عورت کے فوائد کا ایسا اشتراک رکھا ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے سے سچی محبت کرنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ ہاں کچھ بیرونی روکیں رہ جاتی ہیں۔ لیکن ان کے دور کرنے کے لئے بھی خدا تعالےٰ نے تدابیر بتا دی ہیں۔

ہندوستان میں جو نکاح ہوتے ہیں۔ ان میں ایک بہت بڑی بات یہ ہوتی ہے۔ کہ جھوٹا مہر مقرر کرتے ہیں۔ پانچ دس روپیہ کی آمدنی نہیں ہوتی۔ مگر مہر پندرہ لاکھ اشرفی، دس ہاتھی، پانچ گاؤں وغیرہ وغیرہ باندھتے ہیں۔

پھر لڑکے والوں کی طرف سے لڑکی والوں کی نکاح سے پہلے بڑی منت خوشامد کی جاتی ہے اور اپنے آپ کو ان کا غلام قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ لڑکی والوں کو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ہمارے لڑکے کو اپنی غلامی میں لے لو۔ یا یہ کہ لڑکا کہتا ہے، مجھے اپنے غلامی میں لے لو۔ لیکن جب شادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جاتی ہے۔ تو اسی کو گالی کے طور پر سسر کہتے ہیں۔ گویا جس وقت شادی نہیں ہوئی تھی۔ اس وقت تو غلام تھا۔ مگر جب شادی ہو گئی۔ تو سسر گالی بن گئی۔ پہلے آقا تھا۔ مگر جب لڑکی بیاہ دی، تو بدترین شخص ہو گیا۔ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ اسلئے کہ جھوٹ بولتے ہیں۔ پھر لڑکی والے کہتے ہیں۔ کہ ہماری لڑکی چاند کی طرح ہے۔ چاند میں داغ ہو تو ہو مگر ہماری لڑکی میں نہیں ہے۔ علم و عقل میں یکتائے روزگار ہے۔ غرضیکہ بہت کچھ جھوٹ بولتے ہیں۔ لیکن جب شادی ہو جاتی ہے، تو لڑکی میں یہ باتیں نہیں ہوتیں خاوند دیکھتا ہے۔ کہ نہ چاند ہے نہ سورج۔ تو اس کا دل خراب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو نقشہ اس نے اپنے دل میں جمایا ہوتا ہے، وہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک درست بات ہے۔ کہ دل میں کسی چیز کا جو نقشہ قائم کر لیا جائے۔ اگر وہ پورا نہ نکلے۔ تو خواہ وہ چیز اچھی ہو۔ تو بھی بری معلوم ہوتی ہے۔ بعض لوگ قادیان کے رہنے والوں کی نسبت عجیب عجیب خیالات اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہاں کے سب لوگ فرشتوں کی طرح ہوں گے۔ دنیا کا کام نہیں کرتے ہوں گے۔ ہر وقت عبادت میں لگے رہتے ہونگے۔ لیکن ایسے لوگ جب خود یہاں آتے ہیں۔ اور اپنے خیال کے مطابق لوگوں کو نہیں پاتے۔ تو بہت کبیدہ خاطر ہو جاتے ہیں۔ ایک دفعہ یہاں ایک شخص آیا۔ حضرت مسیح موعودؑ مغرب کی نماز پڑھ کر مسجد میں ہی بیٹھا کرتے تھے اس لئے لوگ آپ کے قریب بیٹھنے کے شوق میں پروانہ وار آگے بڑھتے اور ہجوم کر لیتے۔ اس طرح کرنے سے اس شخص کو کسی کی کہنی لگ گئی۔ تو بڑا ناراض ہوا۔ اور کہنے لگا۔ کیا اسی قسم کے احمدی ہوتے ہیں۔ ناراض ہو کر چلا گیا۔ چونکہ اس نے اپنے ذہن میں کوئی عجیب قسم کا نقشہ جمایا ہوا ہو گا۔ اس لئے اس معمولی سی بات سے ابتلاء آ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ یہ تو کھاتا پیتا اور بازاروں میں ہماری طرح ہی چلتا پھرتا ہے۔ کیا یہ رسول ہو سکتا ہے؟ انہوں نے رسول کی نسبت یہ خیال کیا ہوا تھا۔ کہ وہ انسانوں کی طرح کھاتا پیتا اور چلتا پھرتا نہیں ہو گا اس لئے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہچاننے کی توفیق نہ ملی۔ تو جو نقشہ کھینچا جائے، وہ اگر پورا نہ ہو۔ تو اصل چیز کی جو قدر ہوتی ہے، وہ بھی نہیں رہتی۔ وہ لوگ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلط نقشہ اپنے دلوں میں نہیں جمایا ہوا تھا۔ انہوں نے جب آپ کو دیکھا، تو انکی آنکھیں کھل گئیں اور بے اختیار سبحان اللہ پکار اٹھے۔ مگر نقشہ بنانے والے محروم ہی رہے۔ تو کسی چیز کا غلط نقشہ سمجھ لینا بڑی خرابی پیدا کرتا ہے۔ مرد عورت کے تعلقات میں جو بیرونی اسباب اختلاف پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک جھوٹ بھی ہے۔ اس کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ قولوا قولاً سدیداً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پکی" اور سچی" بات کہنی چاہیئے۔ کبھی کوئی ایسی بات نہ کہو، جو فساد کا موجب ہو۔ اگر اس بات کو مدّنظر رکھا جائے، تو شادی بیاہ کے متعلق نصف لڑائیاں اسی سے رک جائیں۔

اس کے علاوہ بہت سے فساد اس رنگ میں ہوتے ہیں۔ کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ دوسرے چھوٹے درجہ کے ہیں۔ اور ہم بڑے درجہ کے پہلے تو تعلق پیدا کر لیتے ہیں لیکن بعد میں انہیں اپنے خاندان یا امارت وغیرہ کا خیال آتا ہے۔ اور اس طرح لڑائی جھگڑے شروع ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ یایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالاً کثیراً ونسآءً۔ اے لوگو اللہ کا تقوےٰ اختیار کرو۔ تم سب کو ہم نے ایک جان سے پیدا کیا ہے۔ پس اگر کسی کو کسی وجہ سے بڑائی حاصل ہو گئی ہے، تو وہ عارضی ہے۔ اصل میں تم سب ایک ہی ہو اس بات کو سمجھنے کے بعد ہر ایک کو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اگر میاں کسی خاندانی یا دنیوی لحاظ سے بڑا ہے، تو عارضی بڑائی رکھتا ہے اسی طرح اگر بیوی کسی لحاظ سے افضل ہے، تو وہ بھی عارضی ہے۔ اصل میں دونوں ایک ہی طرح کے ہیں۔ دوسرے میاں جس قدر بڑا اور اعلےٰ درجہ رکھتا ہے، بیوی کا بھی مرتبہ بڑھتا ہے۔ اور بیوی جو صفت رکھتی ہے، خاوند کو اس سے فائدہ ہے۔ اسلئے خاوند کی بڑائی بیوی کی بڑائی ہے۔ اور بیوی کی بڑائی خاوند کی یہ بات سمجھنے سے بہت سی خرابیوں کا انسداد ہو جاتا ہے۔

پھر ایک بات یہ ہوتی ہے۔ کہ جلد بازی سے رشتہ کر لیا جاتا ہے۔ جس میں کئی قسم کے نقص نکل آتے ہیں۔ اس کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ کہ سوچ سمجھ کر کیا کرو۔ اس کے بعد فرمایا۔ کہ اگر باوجود تمہارے ان سب باتوں کی احتیاط کرنے کے کوئی نقص اور عیب رہ جائے۔ تو اللہ کا تقوےٰ اختیار کرو۔ وہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔ اگر ان میں کوئی نقص ہوا۔ تو وہ دور کر دیگا۔

یہ باتیں خدا تعالےٰ نے ایسی بتائی ہیں۔ کہ ان پر عمل کرنے سے کسی گھر میں نااتفاقی اور رنجش نہیں پیدا ہو سکتی۔

(الفضل ۷ مارچ ۱۹۴۱ء)

درخواست دعا محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک صدیق احمد خانصاحب آف پاکپٹن کی والدہ محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک جان محمد صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر آف پولیس (منٹگمری) بعارضہ کاربنکل بیمار ہیں۔ دو کا اپریشن ہو چکا ہے۔ اور تیسرے کا کمزوری کی وجہ سے ابھی اپریشن نہیں ہوا۔ بہنیں دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اب اپریشن سے محفوظ رکھے اور خود ہی اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ خاکسار امۃ الحفیظ بنت چوہدری غلام حسین صاحب دارالفضل قادیان؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خواتین اور مضامین نویسی

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۲۶ء میں ایک خطبہ نکاح کے موقعہ پر عورتوں کو مضمون نویسی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا۔

میرے نزدیک ان خاوندوں کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ جن کی بیویاں مضمون نویسی کا شوق رکھتی ہوں، اور اس کے متعلق جرأت کرسکتی ہوں۔ کہ ان کے اس علمی مذاق کو دبائیں نہیں۔ بلکہ ابھارنے کی کوشش کریں۔ اس وقت ہماری عورتوں کے مضامین نہ لکھنے میں جس چیز کی کمی ہے۔ وہ علم نہیں بلکہ جرأت ہے۔ مردوں میں سے کئی ایسے ہیں۔ جو بعض عورتوں سے بہت کم علمی قابلیت رکھتے ہیں۔ مگر وہ مضامین لکھتے ہیں۔ اور کئی عورتیں ہیں۔ جو ہزاروں مردوں سے زیادہ علم رکھتی ہیں۔ قرآن اور حدیث پڑھی ہوئی ہیں۔ اور سمجھ کر پڑھی ہوئی ہیں۔ ان کی دینی قابلیت بھی مکمل ہے۔ مگر باوجود اس کے وہ کوئی مضمون نہیں لکھتیں حالانکہ کئی ایسے مرد جو قرآن کریم کا صحیح ترجمہ بھی نہیں جانتے۔ وہ اچھے اچھے مضامین لکھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مردوں میں ایک دوسرے کو دیکھکر جرأت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کوشش کرتے کرتے اچھا لکھنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن عورتیں اپنے سامنے کوئی نظیر نہ ہونے کی وجہ سے اور جرأت کی کمی کے باعث اس کام کے کرنے کی جرأت نہیں رکھتیں۔ اگر کچھ عورتیں ایسی نکلیں، جو مثال قائم کردیں۔ تو اور بھی کئی عورتیں مضامین لکھنے لگ جائیں۔ اس لئے وہ عورتیں جن میں مضمون نویسی کا ملکہ ہو، انکی ہمت بڑھانی چاہیئے۔ اور انکو مدد دینی چاہیئے۔ (الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۲۶ء)

حضور کے اس ارشاد کو پیش کرتے ہوئے احمدی خواتین سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مصباح کو اپنے قیمتی مضامین سے سرفراز فرمایا کریں۔ یہ امر بیحد قابل افسوس ہے کہ ذی علم خواتین کی توجہ اپنے رسالہ کی طرف نہیں رہی۔ اسی طرح مصباح سوسائٹی کی طالبات بھی سست ہو گئی ہیں۔ اُن کا فرض ہے کہ وہ اپنے اندر بیداری پیدا کریں۔ اور مضامین کے اعتبار سے مصباح کو دلچسپ اور مفید بنانے کی کوشش کریں۔ بیرونی جماعتوں کی خواتین سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ نہ صرف مصباح کی خریداری کے حلقہ کو وسیع کریں۔ بلکہ اسکی قلمی اعانت بھی فرمادیں۔ اور وقتاً فوقتاً مضامین لکھکر بھجواتی رہا کریں۔ جنہیں شکریہ کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں ایسی خواتین کی کمی نہیں۔ جو بہتر سے بہتر مضامین لکھ سکتی ہیں۔ کمی صرف توجہ کی ہے اگر وہ قلم کے جہاد میں حصہ لینا شروع کر دیں۔ تو یقیناً چند دنوں میں ہی مصباح کی حالت بدل سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا سالانہ جلسہ

جلسہ سالانہ چونکہ اب قریب آ رہا ہے اس لئے امید ہے ذیل کا مضمون دلچسپی سے پڑھا جائیگا جس میں خواتین کو کثرت کے ساتھ قادیان آنے کی تحریک کی گئی ہے۔

(ایڈیٹر)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ زمانہ طالب علمی میں مَیں ایک بزرگ کے پاس جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ بعض ضروری کاموں میں مصروفیت کی وجہ سے انکی خدمت میں چند دن حاضر نہ ہو سکا۔ دوبارہ جب گیا۔ تو دوران گفتگو میں فرمانے لگے۔ میاں تم نے کبھی کوئی قصاب دیکھا ہے۔ میں حیران ہوا۔ کہ ان کے اس سوال کا مطلب کیا ہے۔ مگر عرض کیا۔ کہ میں جس راستہ سے آیا کرتا ہوں۔ اس رستہ میں ایک قصاب کی دُکان ہے۔ اور میں روزانہ اسے دیکھا کرتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا اگر تم نے کبھی غور سے اسے دیکھا ہوگا۔ تو تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ گوشت کاٹتے وقت تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد وہ چھریوں کو آپس میں رگڑتا ہے۔ کیا تم جانتے ہو وہ ایسا کیوں کرتا ہے۔ پھر خود ہی کہنے لگے۔ وہ اس لئے چھریوں کو رگڑتا ہے۔ کہ گوشت کاٹتے وقت انکی دھار میں جو نقص ہو گیا ہو وہ دور ہو جائے۔ پھر آپ فرمانے لگے۔ اسی طرح ضروری ہوتا ہے۔ کہ ایک مومن اپنے دوسرے بھائی سے ملتا رہے۔ تاکہ جو گناہوں اور کمزوریوں سے میل لوحِ قلب پر جم گئی ہو۔ وہ دور ہو جائے اور دونوں مل کر خدا اور رسول کی باتوں سے اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔ یہ مثال درحقیقت اس قابل ہے۔ کہ ہر انسان اسکی روح کو سمجھے اور جب تک موانع قویہ اسکی راہ میں حائل نہ ہوں۔ اس وقت تک وہ اپنے مومن بھائیوں کی صحبت میں بیٹھنے کے لئے اپنے اوقات کا ایک کثیر حصہ صرف کرتا رہے۔ تا وہ نور جو اسکے دل میں پیدا ہو چکا ہے۔ اس پر گناہوں کا گرد و غبار جمع نہ ہونے پائے۔ اور وہ برکات اسے حاصل ہوں جو مومنوں کے اجتماع کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوتی ہیں۔ احادیث میں آتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کسی مجلس میں اللہ تعالےٰ کا ذکر ہو رہا ہو۔ تو ملائکۂ رحمت آسمان سے اتر کر اہل مجلس کا احاطہ کر لیتے ہیں۔ اور ان تمام لوگوں کی ترقی اور بلندی درجات کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں اور جب مجلس ختم ہو جاتی ہے۔ تو وہ بھی اپنے اپنے مقام کی طرف صعود کر جاتے ہیں۔ اب غور کا مقام ہے۔ کہ جب دو یا چار یا دس مومنوں کا اجتماع اپنے اندر یہ خصوصیت رکھتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے ملایکہ رحمت اس کا احاطہ کر لیتے ہیں۔ تو اگر سینکڑوں نہیں۔ ہزاروں مومنوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا اجتماع ہو۔ اور وہ اجتماع کسی نہایت ہی مقدس اور بابرکت مقام میں ہو۔ اور پھر وہ اجتماع خدا تعالےٰ کے ایک رسول کی آواز کے نتیجہ میں ہو۔ تو کس قدر روحانیت کے بحرِ ذخار میں تلاطم پیدا ہوتا ہوگا۔ اس کا اندازہ کوئی انسانی ذہن نہیں کرسکتا۔ کیونکہ انسان مادیات کے دیکھنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ وراء الورا اور روحانی امور ان آنکھوں سے نہیں دیکھے جاسکتے۔ اور چونکہ روحانی انعامات کی بارش بھی روحانی آنکھ ہی دیکھ سکتی ہے۔ اس لئے ان باتوں کو قلبِ مومن تو سمجھ سکتا ہے۔ مگر غیر مومن کا قلب ان کے سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ ایک عارف کی نگاہ تو ان برکات کا مشاہدہ کرسکتی ہے۔ مگر غیر عارف کی آنکھ نہیں بہرحال مومنوں کا ہر اجتماع برکاتِ الٰہیہ کے نزول کا موجب ہوتا ہے۔ مگر جو اجتماع خالص خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت اس کے رسول کی آواز کے نتیجہ میں اس کے تخت گاہ میں اور اس کے مقرر کردہ ایام میں ہو۔ اس کی برکات تخیل سے بالا اور فہم سے بلند ہوتی ہیں۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ جس کا سمجھنا ہماری بہنوں کے لئے مشکل ہو۔ اور جبکہ ایسا اجتماع ایک نہایت ہی قیمتی چیز ہے۔ ایسی قیمتی چیز کہ اسکے حصول کے لئے بیتاب رہنا خود ایمان کی علامت ہے۔ تو پھر اے عزیز بہنو! اپنے نفسوں میں غور کریں کہ

کیا آپ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے طیار ہو رہی ہیں۔ کیا آپ یہ تہیہ کرچکی ہیں۔ کہ خواہ کچھ ہو جلسہ سالانہ پر ضرور قادیان جائیں گی۔ اگر ایسا ہی ہے۔ تو آپ کو مبارک ہو۔ کہ آپ نے روحانی انعامات کی قدر و قیمت کو سمجھا۔ اور آپ یقین جانیں۔ کہ روحانی انعامات سے مالا مال ہوکر لوٹیں گی۔ پیاری بہنو۔ ایک عظیم الشان روحانی دعوت ہے۔ جس میں آپ کو مدعو کیا جارہا ہے۔ لوگ اپنی دعوتوں میں پلاؤ اور زردہ پیش کرتے ہیں۔ جس کا کچھ حصہ جزو بدن بنتا ہے۔ کچھ فضلا بن کر خارج ہو جاتا ہے۔ مگر آپ کے سامنے جو دعوت پیش کی جارہی ہے۔ اس کا ایک ایک ذرہ دنیا ومافیہا کی نعمتوں سے قیمتی ہے۔ پھر اس کا کوئی حصہ رائیگاں نہیں جائے گا۔ بلکہ وہ سرتاپا آپکو نور کا مجسمہ بنادیگا۔ آپکے اندر زندگی کی روح پیدا کرے گا۔ جو نہ صرف آپکی جسمانی حیات کا باعث ہوگی۔ بلکہ بعد الموت بھی آپکی روحانی حیات کا موجب ہوگی۔ پس جلسہ سالانہ پر آنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ اور غیر احمدی بہنوں کو بھی اپنے ساتھ لانے کی کوشش کریں۔ تاکہ ان کے خیالات کی اصلاح ہو۔ اور وہ بھی اس ہدایت سے مستفیض ہوسکیں۔ جو خدا نے ہمیں اپنے فضل سے عطا کی ہے۔

اقبال خانم اہلیہ ملک بشیر احمد خانصاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلف صالحات

حضرت ام عمارہؓ

ان کا نام نسیبہ تھا۔ مگر حسب رواج عرب بہ نسبت نام کے کنیت زیادہ مشہور تھی۔ ہجرت سے تخمیناً چالیس سال پہلے مدینہ میں پیدا ہوئیں۔ پہلا نکاح زید بن عاصم سے ہوا۔ جو انکے چچا زاد بھائی تھے۔ زید سے دو بچے ہوئے۔ عبد اللہؓ اور حبیب۔ زید کے انتقال کے بعد عربہ بن عمرو سے عقد ہوا۔ جس سے تمیم اور خولہ پیدا ہوئے۔ اسلام ابھی اپنے قدموں پر کھڑا نہیں ہوا تھا۔ دنیا کے کان حق و صداقت کی آواز سے ہنوز غیر مانوس تھے۔ حضور رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی نہ تھکنے والی کوششیں برابر اپنے کام میں مصروف تھیں۔ کہ اسی زمانہ میں مدینہ کے چھ آدمی آپ کا وعظ سن کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

دوسرے سال چھ کا اور اضافہ ہوا۔ اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر کو اُن بارہ مسلمانوں کے ساتھ مدینہ روانہ کیا تاکہ وہ وہاں پہنچکر اشاعت و تبلیغ کی خدمت انجام دیں۔ اس مختصر مگر اسلام کا سچا درد رکھنے والی جماعت کی کوشش یہاں تک کامیاب ہوئی کہ مدینہ کے بڑے بڑے سربرآوردہ لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان میں حضرت ام عمارہ اور انکا خاندان بھی تھا۔ اس طرح حضرت ام عمارہ کو قبول اسلام میں دو شرف حاصل تھے۔ ایک سابقون میں سے ہیں۔ دوسرے انصاریہ ہیں۔

پہلا شاندار واقعہ جو حضرت ام عمارہ کی زندگی سے متعلق ہے۔ بیعت عقبہ کی شرکت ہے۔ عقبہ گھاٹی کو کہتے ہیں۔ اسکی تفصیل یہ ہے۔ کہ ارتقائے اسلام کے تیسرے سال تقریباً بہتر مسلمان مدینہ سے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور حج کے دو تین دن گذارنے کے بعد رات کو پچھلے پہر ایک پہاڑی کی گھاٹی میں بہرہ اندوز نیاز ہوئے سب نے دست مبارک پر بیعت کی اور عہد کیا کہ "حضور مدینہ تشریف لے چلیں۔ ہم جان و مال اور اولاد سب اللہ کے دین کی مدد میں قربان کر دینگے" ان بیعت کرنے والے مسلمانوں میں دو عورتیں بھی شامل تھیں۔ ایک تو حضرت ام عمارہ دوسری ام منیع جب حضرت ام عمارہ کے شوہر نے اس موقعہ پر ان دونوں بیویوں کو بلا کر عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ یہ عورتیں بھی ہمارے ساتھ بیعت کے لئے حاضر ہوئی ہیں۔ تو فرمایا "میں نے جس عہد پر تمہاری بیعت لی ہے۔ اسی پر ان سے بیعت لیتا ہوں۔ مصافحہ کی ضرورت نہیں میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔

سنہ ۳ھ میں جب احد کا معرکہ ہوا۔ تو اس میں ام عمارہ بھی شریک تھیں۔ اور ان کے دو بیٹے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبد اللہ اور حبیب بھی تھے ۔ حضرت ام عمارہ اس نازک وقت سے پہلے بھی یعنی جب مسلمان فتح یاب تھے ۔ اور میدان جنگ میں استقلال سے مقابلہ کر رہے تھے ۔ بیکار نہ تھیں برابر مشک میں پانی بھر بھر کر لوگوں کو پلا رہی تھیں ۔ اب آنحضرت صلے اللہ وسلم کے لئے بالکل سینہ سپر تھیں ۔ جب کفار بڑھتے تھے ۔ تو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں ۔ خود ان کا بیان ہے ۔ کہ میں اپنی ڈھال سے دشمنوں کے حربے کو روکتی تھی ۔ اور یہ تدبیر کرتی تھی ۔ کہ جب کوئی سوار وار کرتا تو روک لیتی اور اس کے آگے بڑھتے ہی پیچھے سے ایسا وار کرتی ۔ کہ اسکے گھوڑے کا پاؤں کٹ جاتا ۔ اور وہ معہ سوار کے زمین پر آ رہتا یہ دیکھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے بیٹے عبد اللہ کو آواز دے کر امداد کیلئے بھیج دیتے ۔ پھر میں اور وہ دونوں فوراً اس سوار کا خاتمہ کر دیتے ۔

اس لڑائی میں جب ان کی والہانہ خدمات کا ذکر آتا ۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے میں غزوہ احد میں انکو برابر اپنے دائیں لڑتے دیکھتا تھا ۔ ابھی لڑائی ختم نہ ہوئی تھی ۔ کفار جوش پر تھے ۔ اور یورش کرتے چلے آ رہے تھے ۔ کہ ایک کافر کے پتھر سے آپ کا دندان مبارک شہید ہو گیا اور پھر ابن قمیہ نے تلوار کا وار کیا ۔ جس سے خود کے دو حلقے رخسار مبارک میں دھنس گئے ۔ اور خون ٹپکنے لگا ۔ ام عمارہ نے یہ رنگ دیکھا ۔ تو بیتابی سے ابن قمیہ پر حملہ کیا جس کا کوئی اثر نہ ہوا کیونکہ وہ زرہ پہنے ہوئے تھا ۔ پھر اس نے تلوار ماری ۔ تو انکے کندھے پر زخم آ گیا ۔ اور کار بڑھ گیا ۔

ابن قمیہ بھاگ گیا ۔ مگر انکے زخم کاری لگا تھا اسلئے خون میں نہا گئیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے کھڑے ہو کر انکے زخم پر پٹی بندھوائی ۔ اور چند بہادر صحابہ کا نام لیکر فرمایا کہ واللہ آج ام عمارہ کا کارنامہ انکے کارناموں سے بہت زیادہ اہم ہے ۔ ام عمارہ نے عرض کیا ۔ "یا رسول اللہ میرے لئے دعا فرمائیے ۔ کہ میں جنت میں آپ کے ساتھ ہوں"۔ آپ نے دعا کی تو بولیں ۔ اب مجھے دنیا کی کسی مصیبت کی پرواہ نہیں اس ہنگامہ میں ام عمارہ نے اس بے جگری سے حصہ لیا ۔ کہ جب انکا بیٹا ۔ زخمی ہو کر بیٹھ گیا تو انہوں نے مرہم پٹی کی ۔ اور زخم باندھ کر بولیں "جاؤ بیٹا اب پھر لڑو ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اے ام عمارہ جتنی طاقت تجھ میں ہے ۔ کسی میں کہاں ہوتی ہے ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکی خدمات کی اتنی قدر فرماتے تھے ۔ کہ جب لڑائی ختم ہوئی ۔ اور سب لوگ واپس ہونے لگے ۔ تو آپ نے جب تک عبد اللہ بن کعب مازنی کو بھیجکر انکی خیریت دریافت نہ فرمالی ۔ اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھر تشریف لے گئے - ام عمارہ کے متعلق ابن سعد کا بیان ہے - کہ انہوں نے جنگ احد - حدیبیہ - خیبر عمرۃ القضاء - حنین - اور جنگ یمامہ دیکھی تھی -

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اہل یمامہ کا سردار مسلمہ کذاب جو بڑا ظالم تھا - مرتد ہو گیا - اس کے قبیلہ میں تقریباً چالیس ہزار آدمی لڑنے والے تھے - سب اس کے ساتھ ہو گئے - چنانچہ اس نے اپنی قوت کے گھمنڈ میں نبوت کا دعوےٰ کر دیا - اور سب سے اپنے آپ کو نبی کہلوانے لگا - جو انکار کرتا - اس کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتا - حبیب بن زید حضرت ام عمارہ کے بیٹے مدینہ سے آ رہے تھے مسیلمہ کے ہاتھ لگ گئے - اس نے انکو اپنے قبضہ میں لے کر کہا - تم گواہی دیتے ہو - محمدؐ اللہ کے رسول ہیں " انہوں نے کہا ہاں " بولا نہیں یہ گواہی دو - کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے - انہوں نے سختی سے انکار کیا - تو اس نے انکا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا - دوبارہ پھر کہا - پھر یہی جواب پایا - تو دوسرا ہاتھ کاٹ ڈالا - غرض اس کو اپنے دعوےٰ پر اصرار رہا - انکو اپنی صداقت پر آخر اس نے ایک ایک کر کے تمام اعضا کاٹ ڈالے - مگر اس مرد خدا نے جان دے دینا گوارا کیا - اور رہ تسلیم و رضا سے قدم نہ اٹھایا یہ واقعہ حضرت ام عمارہ نے سنا - تو سینہ پر صبر کی سل رکھی - اور دل میں ٹھان لیا - کہ اگر مسلمانوں نے لشکر کشی کی - تو اس مرتبہ ظالم کو انشاء اللہ میں خود اپنی تلوار سے لقمۂ موت بناؤں گی .

مسیلمہ کی ان چیرہ دستیوں کی اطلاع حضرت ابو بکرؓ کو ہوئی - تو انہوں نے اس فتنہ کی بیخکنی کے لئے حضرت خالد بن ولید کو چار ہزار فوج دے کر روانہ کیا - ام عمارہ نے اس موقعہ کو غنیمت جانا - اور حضرت ابو بکرؓ سے اجازت لے کر ساتھ ہو لیں - مقابلہ ہوا - اور سخت ہوا مسیلمہ بہت استقلال سے لڑا - بارہ سو مسلمان شہید ہوئے - مگر حق ہمیشہ بلند ہو کر رہتا ہے - کفار اس سے کہیں زیادہ مارے گئے - کتب تاریخ میں ۸ - ۹ ہزار کی تعداد لکھی ہے - اس ہنگامہ میں حضرت ام عمارہ نے مسیلمہ کو تاک لیا - اپنی برچھی اور تلوار سے صفیں چیرتی اور زخم پر زخم کھاتی مسیلمہ کے قریب پہنچیں - یہاں تک پہنچنے میں نیزے اور تلوار کے گیارہ زخم آئے - اور ایک ہاتھ بھی کلائی سے جدا ہو گیا - مگر جبین تحمل پر شکن نہ آئی - آگے بڑھیں - کہ مسیلمہ پر وار کریں - اتنے میں ایک ساتھ دو تلواریں مسیلمہ پر پڑیں - اور وہ کٹ کر گھوڑے سے گر پڑا - غور سے دیکھا تو آپ نے عبداللہ کو پاس کھڑا پایا - پوچھا تو نے اس کو قتل کیا ہے - جواب دیا ایک تلوار میری پڑی ہے - دوسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وحشی کی - اب معلوم نہیں کہ کس کے وار سے اس کی موت آئی - ام عمارہ بہت خوش ہوئیں - اور اسی وقت سجدۂ شکر بجا لائیں -

چونکہ زخم بہت تھے - ہاتھ بھی کٹ چکا تھا - اسلئے بہت کمزور ہوگئیں تھیں - حضرت خالد امیر لشکر جو انکی شجاعت و بزرگی کے قائل تھے - انکا بہت ادب کرتے تھے - نہایت غور و پرداخت سے انکی تیمارداری کی اور علاج میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا - چنانچہ جب وہ اچھی ہوگئیں - تو حضرت خالد کی تعریف میں کہتی تھیں - "وہ نہایت ہمدرد کریم النفس اور متواضع سردار ہیں - انہوں نے بڑی غمخواری سے ہماری تیمارداری کی ہے"

حضرت عمرؓ کو بھی ان کا بہت احترام ملحوظ تھا - چنانچہ انکے زمانہ خلافت میں ایک مرتبہ مال غنیمت میں کچھ بیش قیمت کپڑے آئے - ان میں ایک دوپٹہ زرکار نہایت قیمتی تھا - بعض نے یہ رائے دی - کہ یہ دوپٹہ آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ کی بیوی کو دیا جائے - بعض نے کہا آپکی بیوی کلثوم بنت علی کو حضرت عمرؓ نے فرمایا - میں سب سے زیادہ حقدار ام عمارہ کو دیکھتا ہوں - انہیں دونگا - کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے احد کے دن سنا تھا "میں جدھر نظر ڈالتا ام عمارہ ہی ام عمارہ لڑتی نظر آتی تھیں" - چنانچہ دوپٹہ انہیں کے پاس بھجوا دیا - انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے چند احادیث بھی روایت کی ہیں -

امۃ السلام قادیان

مسلم خواتین کے کارنامے

آج غیر اسلامی رسم و رواج کی پابندیوں اور تہذیب جدید کی فتنہ انگیزیوں نے ہندوستان کی مسلم خواتین کے دل و دماغ میں یہ تاثرات پیدا کر دئے ہیں - کہ انکی زندگی کے فرائض صرف یہ ہیں - کہ گھر کے کاموں سے فارغ ہو کر اپنے وقت کا بیشتر حصہ اپنی تزئین و آرائش اور تفریحی مشاغل میں صرف کریں - اس کے سوا انکو کسی کام سے دلچسپی نہیں ہے - آج ایثار و قربانی اور جانبازی و سرفروشی کے واقعات انکی نظر میں کچھ بھولے ہوئے افسانے ہیں - لیکن تاریخی شواہد سے یہ ثابت ہے - کہ عہد رسالت کی مسلم خواتین نے مردوں کے دوش بدوش قربانی کی ہر منزل اور ایثار کے ہر مرحلے پر بے تابانہ اپنے آپکو پیش کیا - اور کلمۂ حق کو بلند کرنے اور باطل کو مٹانے کے لئے انہوں نے جو حیرت انگیز کارنامے سرانجام دئے - انکی نظیر کسی قوم کی تاریخ میں بھی نہیں مل سکتی - یہ وہ جانباز خواتین تھیں - جن کی گردنیں بارہا تلواروں کی امتحان گاہ بنیں - جن کے پہلو تیروں سے آشنا ہوئے اور جو اکثر خاک و خون میں تڑپنے کے لئے بیقرار ہوئیں - انکی صدائے حق سے ظلم و ستم کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایوانوں میں تہلکہ مچ گیا - اور انکے نازک ہاتھوں کی ایک ہی جنبش نے قصرِ باطل کا تختہ الٹ کر رکھ دیا - آج ہم چند محترم خواتین کے کارنامے بیان کرتے ہیں - تاکہ عہد حاضرہ کی مسلم خواتین ایثار و قربانی کے واقعات کو پڑھ کر خود اپنی حالت پر نظر ڈالیں - اور اپنے اندر مجاہدانہ جذبات پیدا کریں -

حضرت فاطمہ رضؓ بنت ولید

حضرت فاطمہ رضؓ بنت ولید حضرت خالد بن ولید کی حقیقی ہمشیرہ تھیں - استیعاب میں انکی نسبت لکھا ہے - کہ کانت فاطمۃ فاضلۃ عاقلۃً (حضرت فاطمہ بنت ولید نہایت ہی عاقل فاضل خاتون تھیں) حضرت فاطمہ کو شروع سے فن سپہ گری سے بیحد دلچسپی تھی - اسی ذوق کی بنا پر انہوں نے گھوڑے کی سواری - تیر اندازی اور تلوار کے کمالات حاصل کئے - قدرت نے ان کو ایک ایسا دل عطا کیا تھا - جو عزم و استقلال اور جرأت و شجاعت کے جذبات سے معمور تھا -

تاریخ ابن اثیر میں لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ رضؓ بنت ولید ۳ھ تک اسلام کی سخت مخالف تھیں - جنگ احد میں انہوں نے بت پرست زخمیوں کی تیمارداری کی - مجروحین کو میدان جنگ سے اٹھا کر لائیں - اور کھانے کا اہتمام و انتظام کیا - ۵ ذیقعدہ ۳ھ کو وہ بت پرستی سے بیزار ہو گئیں - اور اسلام کی طرف مائل ہو گئیں - اسی تاریخ کو صبح کے وقت وہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں - اور کہا یا رسول اللہ! میں اپنی باطل پرستی پر بہت نادم ہوں - میرا یہ عقیدہ تھا - کہ یہ بت قابل پرستش ہیں - اور قضا و قدر کے مالک ہیں - اور ان کی مرضی سے نفع و ضرر پہنچتا ہے لیکن غور کرنے سے معلوم ہوا - کہ یہ عقیدہ بالکل باطل ہے - ان پتھروں کی پرستش سے کوئی فائدہ نہیں - میں اس بات کو مانتی ہوں - کہ عبادت کا مستحق صرف خدائے قدوس ہے - جو ساری کائنات کا خالق و مالک ہے - ہر چیز اسی نے پیدا کی ہے - اور وہی تمام نعمتوں کا سرچشمہ ہے - میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتی ہوں - اور یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں - کہ میرے یہ گناہ معاف ہو سکتے ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا - اللہ کا رحم و کرم وسیع ہے - اس کے بعد حضرت فاطمہ نے سچے دل سے اسلام قبول کیا -

اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت فاطمہ رضؓ نے اپنی زندگی کو اشاعت اسلام کے لئے وقف کر دیا - ان کو حضور سرور عالم سے بیحد محبت تھی - اور وہ حضور کے احکام کی تعمیل کو اپنے لئے بہترین سعادت سمجھتی تھیں -

حضرت فاطمہ رضؓ نہایت خلیق - شیریں زبان اور انکسار پسند تھیں - غریبوں کی خدمت اور بیماروں کی عیادت سے انکو انتہائی دلچسپی تھی -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرأت و شجاعت ان میں بدرجہ کمال موجود تھی۔ میدان جنگ میں وہ ہمیشہ ہیبت ناک رہتی تھیں۔ اور خطرناک مواقع پر بھی انکے استقلال میں فرق نہیں آتا تھا۔ ارادہ کی مضبوط تھیں۔ کامل غور و فکر کے بعد جو فیصلہ کرتیں۔ اس پر آخر دم تک قائم رہتیں۔ اور اپنے ارادوں کو پورا کرنے میں جان تک کی پرواہ نہ کرتیں۔

اسلام میں داخل ہونے کے بعد حضرت فاطمہ رضہ ہر جہاد میں شریک ہوئیں۔ اور ہر جنگ میں انہوں نے نمایاں خدمات انجام دیں ۶۳۸ء میں جب رومیوں سے مقابلہ ہوا۔ تو حضرت خالدؓ بن ولید نے زخمیوں کی مرہم پٹی اور مجاہدین کے کھانے کا انتظام انہی کو سپرد کیا تھا۔ ۱۸ھ میں انکا انتقال ہُوا۔

حضرت عاصمہ بنت عبداللہ ابن مسعود

حضرت عاصمہ رضی اللہ عنہا مشہور صحابی حضرت عبداللہ ابن مسعود کی صاحبزادی تھیں۔ شروع سے نہایت ذہین سادہ طبیعت اور انکسار پسند تھیں۔ ان کے صحیفہ اخلاق میں حلم و تواضع۔ رحم و کرم۔ عدل و انصاف اور جرأت شجاعت کا عنوان نہایت جلی تھا۔ وہ جس بات کو حق سمجھ لیتیں۔ پھر اس کے اظہار میں کسی کی پرواہ نہ کرتی تھیں۔

حضرت عاصمہ رضی اللہ عنہا بھی اُن خواتین میں سے ہیں۔ جنہوں نے جنگ یرموک میں شرف جاں نثاری حاصل کیا۔ جس وقت جنگ شروع ہوئی۔ تو حضرت عاصمہ بیتابانہ قلب لشکر میں گھس گئیں۔ اور انہوں نے اس قدر عزم اور استقلال سے تلوار چلائی کہ صفوں کی صفیں درہم برہم ہو گئیں۔ اختتام جنگ سے پہلے انکے سینے میں ایک کاری زخم لگا۔ اور اس کے صدمے سے بیہوش ہو کر گر پڑیں۔ مگر بیہوشی کے عالم میں بھی تلوار کو جنبش ہوتی رہی۔ جب انکو ہوش آیا۔ تو بے اندازہ خون بہ چکا تھا۔ اس جنگ کے بعد وہ کسی معرکہ میں شریک نہیں ہوئیں۔ ۱۳ھ میں انکی شادی حضرت سہیل رضہ ابن عمر رضہ کے ساتھ ہوئی شادی کے گیارہ سال کے بعد ان کا انتقال ہوگیا

حضرت ناجیہ بنت سہیل

حضرت ناجیہ انصار کے بہترین خاندان قبیلہ بنو اسلم کی خاتون تھیں۔ انکے والد حضرت سہیل رضہ عرب کے مشہور تاجر اور قبیلہ اسلم کے سردار تھے ہجرت کے بعد مشرف با اسلام ہوئیں۔ ان کا قبیلہ مدینہ سے کچھ فاصلہ پر رہتا تھا۔ مگر یہ خود مدینہ میں رہا کرتی تھیں۔ حضرت ام المومنین ریحانہ بنت شمعون ان کی خاص سہیلی تھیں۔ حضرت ریحانہ رضہ ارشاد فرماتی تھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناجیہ نہایت سنجیدہ ۔ خوبصورت اور ذہین لڑکی تھی ۔ طبع سلیم ۔ ذہن رسا ۔ فکر بلیغ ۔ اور عقل نکتہ سنج کے لحاظ سے بھی آپ سے بہتر قبیلہ بنو اسلم میں کوئی عورت نہ تھی ۔ حضرت ناجیہ کو اشاعت اسلام سے بے پناہ دلچسپی تھی ۔ ان کا یہ معمول تھا ۔ کہ مہینہ میں دو مرتبہ مختلف قبائل کی عورتوں کے پاس جایا کرتی تھیں ۔ اور ان کے سامنے اسلام کے فضائل و محاسن بیان کرتی تھیں ۔ ان کی تقریر نہایت دلچسپ ہوتی تھی ۔ جب وہ عورتوں کی مجلس میں تقریر کرتیں ۔ تو ایک سکوت طاری ہو جاتا ۔ اور جب تک تقریر ختم نہ ہوتی ۔ عورتیں ہمہ تن متوجہ رہتی تھیں ۔ اس کمال خطابت کے ساتھ ہی انکا طرز عمل ہر امیر غریب عورت کے ساتھ نہایت دردآمیز تھا ۔ جب ان کو یہ معلوم ہوتا کہ فلاں قبیلہ کی عورت بیمار ہے ۔ اور اس کا کوئی ہمدرد نہیں ہے ۔ تو وہ بیتابانہ اسکے پاس پہنچ جاتیں ۔ اور جب تک اسے آرام نہ ہوتا روزانہ اس کے لئے کھانا بھیجتیں ۔ اور اس کی تیمارداری کا فرض انجام دیتی تھیں ۔ ان کی یہ ہمدردی صرف مسلمان عورتوں تک ہی محدود نہ تھی ۔ بلکہ وہ ہر قوم کی غریب عورتوں کی خدمت اپنا فرض سمجھتی تھیں ۔ اور ان کی اس ہمدردی کی وجہ سے ہر قبیلہ کی عورتیں ان کی بیحد عزت کرتی تھیں ۔

حضرت عائکہ رضی اللہ عنہا زوجہ حضرت عبداللہ ابن ابوبکر رضؓ بیان فرماتی ہیں ۔ میں نے ناجیہ سے زیادہ خلیق ۔ ہمدرد اور جفاکش کسی عورت کو نہیں دیکھا ۔ وہ بے انتہا ذہین تیز طبیعت اور انکسار پسند تھی ۔ اسے اشاعت اسلام سے عشق تھا ۔ اس کی سعی حسنہ سے تقریباً ایک سو بارہ عورتیں اسلام میں داخل ہوئیں وہ اگرچہ ایک دولتمند باپ کی بیٹی تھی ۔ مگر اس کے مزاج میں نخوت اور غرور کا نام و نشان تک نہ تھا ۔ اس کا حافظہ اس قدر تیز تھا ۔ کہ کسی بات کو غور سے سننا اور حفظ ہو جانا دونوں باتیں اس کے واسطے ایک تھیں ۔

۲۲ رمضان سنہ ہجری کو حضرت ناجیہ کی شادی حضرت جریر بن عبداللہ کے ساتھ ہوئی ۔ حضرت جریرؓ یمن کے شاہی خاندان کے رکن اور قبیلہ بنو عامر کے سردار تھے جب یہ قبول اسلام کے لئے حضور آقائے نامدار کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ تو آپؐ نے پوچھا کیسے آنا ہوا ۔ انہوں نے عرض کیا ۔ کہ اسلام قبول کرنے کے لئے حضورؐ نے ان کے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر بچھا دی ۔ اور مسلمانوں سے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار آئے ۔ تو اس کی تعظیم کرو ۔ اس کے بعد جریر نے بیعت کے لئے ہاتھ بڑھایا ۔ اور کہا کہ میں اسلام پر بیعت کرتا ہوں اور ہمیشہ اسلام کا وفادار رہونگا ۔ (نور ۳ نومبر ۱۹۴۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصباح کے حلقۂ اشاعت کی توسیع کے لئے

بیگم صاحبہ جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کا قابل رشک ایثار

چار پانچ ماہ ہوئے۔ مصباح سوسائٹی کی طرف سے بیگم صاحبہ جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی خدمت میں ایک خط لکھا گیا تھا۔ جس میں ان سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ وہ مصباح کی اعانت کی طرف توجہ فرمائیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ نے اس کے جواب میں نہ صرف اعانت کے لئے عملی قدم اٹھایا۔ بلکہ دوسری بہنوں کو بھی اس اہم فریضہ کی طرف توجہ دلائی۔ افسوس ہے۔ کہ ان کی وہ چھٹی جس میں انہوں نے جماعت کی خواتین کو تحریک فرمائی تھی غلطی سے شائع نہ ہو سکی۔ جس کا ہمیں بے حد افسوس ہے۔

اب ان کی اس چٹھی کو شکریہ کے ساتھ شائع کر کے جماعت کی خواتین سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ محترمہ بیگم صاحبہ نے توسیع مصباح کے لئے جو سکیم تجویز فرمائی ہے۔ اس میں نہ صرف خود حصہ لیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی حصہ لینے کی تحریک کریں۔ تاکہ مصباح مالی مشکلات سے نکل سکے۔ امید ہے۔ کہ انکی یہ تحریک توجہ اور دلچسپی کے ساتھ پڑھی جائے گی۔ (ایڈیٹر)

بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں۔

محترمہ بہن صاحبہ سیکرٹری مصباح سوسائٹی قادیان

السّلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہٗ

میں بمبئی گئی ہوئی تھی۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد میرے خاوند نے مصباح کے متعلق آپکے خط کا ذکر کیا۔ یہ معلوم کر کے بہت ہی افسوس ہوا۔ کہ مصباح کی مالی حالت ایسی ہو گئی ہے۔ کہ اگر اس کی اصلاح نہ ہوئی۔ تو یہ ہمارا پیارا رسالہ موقوف ہو جائے گا۔

جس طرح تبلیغ مردوں پر فرض ہے۔ اسی طرح عورتوں پر بھی۔ مرد اپنے ملک کے علاوہ دوسرے مختلف ملکوں میں جاتے ہیں۔ اور تبلیغ کرتے ہیں۔ ہم تو اس طرح نہیں جا سکتیں مگر ہم ثواب وہی چاہتی ہیں۔ جو مردوں کو حاصل ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ہم کام تو نہ کریں مگر ثواب ویسا ہی حاصل کریں۔ البتہ ہم اپنے مصباح کے ذریعہ خدا تعالےٰ کا فضل حاصل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر سکتی ہیں۔ اور ہمارے پیارے رسالہ کی بھی ترقی ہو سکتی ہے۔ وہ اس طرح کہ مصباح کا سالانہ چندہ دو روپیہ ہے۔ چھ مصباح کا چندہ بارہ روپیہ ہوتا ہے۔ گویا ماہوار ایک روپیہ۔ اگر ہماری ایک ۶۰۰ بہنیں ماہوار صرف ایک روپیہ دیں۔ تو چھ سو ۶۰۰ مصباح ماہوار خرچ ہو سکتا ہے۔

ہم چاہیں تو یہ چھ مصباح خود منگوالیں۔ اور غیر احمدی مستورات کو تحفۃً دے دیں۔ یا ایک دو مصباح اپنے لئے منگوا کر باقی چار پانچ مصباح اپنی طرف سے غیر احمدی مستورات کو روانہ کرنے کے لئے مصباح کے مینیجر صاحب کو تحریر کر دیں۔

اس طرح ماہوار ایک روپیہ دینے سے ہماری طرف سے تبلیغ کا سلسلہ مصباح کے ذریعہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ یہ کیسا عظیم الشان ثواب ہے۔ جو صرف ایک روپیہ ماہوار سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اور ہمارے چھ سو ۶۰۰ مصباح خرچ ہو سکتے ہیں۔

میں انشاء اللہ سالانہ پانچ روپیہ دیا کرونگی جو سالانہ ساٹھ ۶۰ روپیہ یعنی تیس ۳۰ مصباح کا چندہ ہوگا۔ ماہوار پندرہ مصباح غیر احمدی مستورات کو بھیجے جائیں۔ اور باقی پندرہ میرے پتہ پر سکندرآباد روانہ کئے جائیں۔

میں اسی ماہ سے پانچ روپیہ بھجوانی شروع کرونگی انشاء اللہ۔ اگر میری طرح ماہوار پانچ پانچ روپیہ دینے والی کم از کم دس بہنیں تیار ہو جائیں تو مزید تین ۳۰۰ مصباح ماہوار خرچ ہو سکتا ہے سکندرآباد اور حیدرآباد کی جماعت کی بہنوں سے اس سکیم کے متعلق ذکر کر کے انکو بھی انشاء اللہ خریدار بناؤنگی۔ اسی طرح ہماری اور بہنیں کوشش کریں۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے پیارے مصباح کی عظیم الشان ترقی ہو سکتی ہے۔

خاکسارہ سکینہ بانو اہلیہ سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندرآباد

اعانت مصباح

اہلیہ صاحبہ جناب فاضل الہ دین صاحب سکندرآباد دکن نے اپنے لڑکے محمود احمد کے ختم قرآن کی تقریب کی خوشی میں پانچ روپے اعانت مصباح کیلئے روانہ فرمائے ہیں۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء

محترمہ بیگم صاحبہ مصباحی بہنوں سے درخواست کرتی ہیں کہ انکے بچوں کی صحت کاملہ اور درازی عمر اور نیک اور خادم دین بننے کے واسطے دعا فرمائی جائے۔

نیز انکی لڑکی سارہ کو مرگی کی شکایت ہے اس کے لئے بھی خاص طور پر دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۵۹۹۲:۔ میں قریشی بسم اللہ سلطانہ بنت میاں احمد اللہ قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۰/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد کوئی نہیں ہے۔

مجھے اپنے والد کی طرف سے بطور جیب خرچ پانچ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ جس کا میں ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہونگی اور میرے مرنے کے بعد بھی جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیاں ہوگی۔

الامۃ۔ قریشی بسم اللہ سلطانہ ۱۱/۱۰/۴۱۔ گواہ شد ابوالبرکات غلام رسول راجیکی گواہ شد قریشی محمد مطیع اللہ موصی ۱۱/۱۰/۴۱

نمبر ۵۹۹۱:۔ میں حاجی خانم زوجہ میاں احمد اللہ قریشی قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس آج بتاریخ ۱۳/۱۰/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔

مہر میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ مجھے اپنے خاوند سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ جس کا میں ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اور میرے مرنے کے بعد بھی جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

الامۃ:۔ حاجی خانم ۱۳/۱۰/۴۱ گواہ شد ابوالبرکات غلام رسول راجیکی گواہ شد قریشی مطیع اللہ موصی ۱۳/۱۰/۴۱

نمبر ۵۹۹۳:۔ میں قریشی حنیفہ طاہرہ بنت میاں احمد اللہ قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۰/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

نکلس ہار چودہ تولہ قیمتی چھ سو روپے۔ مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہیں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن قادیان کرتی ہوں نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد اسکے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ قریشی حنیفہ طاہرہ ۱۱/۱۰/۴۱ گواہ شد ابوالبرکات غلام رسول راجیکی گواہ شد قریشی محمد مطیع اللہ خاوند موصیہ ۱۱/۱۰/۴۱۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۵۹۹۰ :- میں صفیہ بیگم زوجہ مولوی بذل الرحمٰن صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالانوار قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۱۰/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری آمدنی کوئی نہیں ہے۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

مہر بذمہ شوہر ایک ہزار روپیہ۔ طلائی کڑے دو عدد وزنی ۷ تولے تین سو روپے۔ بالیاں دو عدد تیس روپے انگوٹھیاں دو عدد تیس روپے کل میزان ۱۳۶۰ روپے۔ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور زندگی میں ادا شدہ حصہ جائیداد کی رقم سے مجرا کی جائے گی۔ فقط

الامۃ۔ صفیہ بیگم بقلم خود گواہ شد خاکسار ظہور حسین صدر محلہ دارالانوار قادیان ۱۵ ۱۰/۴۱
گواہ شد بذل الرحمٰن بنگالی دارالانوار قادیان

نمبر ۵۹۸۷ :- میں فاطمہ بی بی بنت نتھو خاں قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال ساکن شکار ماچھیاں ڈاکخانہ دھاریوال ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ۹/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اسوقت جائیداد مبلغ پانچ سو روپے کے قریب زیور ہے۔ اور مہر وغیرہ اسی رقم میں ہے۔ میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔

اگر میری لاش بہشتی مقبرے میں پہونچے یا نہ پہنچے تو میں اپنی کل رقم وصیت کردہ صدر انجمن احمدیہ کے حوالے کر دونگی۔ کوئی عذر نہیں کرونگی۔

ہاں میرے مرنے کے بعد میری اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ میری وصیت منظور فرما کر مجھ کو سرٹیفکیٹ عطا فرماویں

العبد سماۃ فاطمہ بی بی بیوہ غلام اکبر متوفی ساکن شکار ماچھیاں گواہ شد شیر محمد ساکن شکار ماچھیاں گواہ شد غلام رسول شکار ماچھیاں

نمبر ۵۹۸۴ :- میں امۃ الرشید بیگم زوجہ چوہدری علی احمد صاحب انسپکٹر ریلوے نوشہرہ قوم جٹ چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ ہفت دسمبر ۱۹۴۰ء ساکن کوٹ کرم بخش ڈاکخانہ گھوئینکہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر عرصہ ہوا۔ میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں
۲۔ زیورات حسب ذیل ہیں۔
چوڑیاں طلائی دو عدد وزن ۳ تولے۔ قیمتی ۱۲۰ روپے
کانٹے طلائی ایک جوڑی ۱۱ ماشے قیمتی ۳۳ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگوٹھیاں طلائی چار عدد ایک تولہ پانچ رتی قیمتی ۳۸ روپے (۳) سنگر سیونگ مشین پرانی ایک عدد چالیس روپے (۴) نقد مبلغ ۲۲۵ روپے کل میزان ۴۹۵ روپے۔

میں اپنی تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز اگر میں اپنی زندگی میں حصہ وصیت کردہ میں سے کوئی رقم ادا کر سکوں۔ تو وہ رقم حصہ وصیت کردہ میں سے منہا سمجھی جائیگی۔

الامۃ۔ امۃ الرشید بیگم بقلم خود اہلیہ چوہدری علی احمد انسپکٹر گواہ شد چوہدری علی احمد خاوند موصیہ گواہ شد مرزا غلام حیدر امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ۔

نمبر ۵۹۶۰:۔ مسماۃ بخت بھری بیوہ فضل احمد مرحوم قوم اوان عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۰۲ء ساکنہ بھیرہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ ۸/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد اس وقت کچھ نہیں۔ مجھے اپنے پوتوں سے مبلغ دو روپے ماہوار جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اس کے علاوہ اگر میری وفات پر کوئی میری جائیداد ثابت ہو یا اس دوران میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کے ۱/۸ حصہ کی بھی انجمن مذکور حقدار ہوگی۔ لہذا یہ چند حروف بطور سند لکھدیتی ہوں۔

الامۃ۔ نشان انگوٹھا بخت بھری
گواہ شد غلام سرور پوتا موصیہ
گواہ شد محمد فضل الٰہی سکرٹری امور عامہ بھیرہ

نمبر ۵۹۲۲:۔ مسماۃ رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم باجوہ عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن کھیوہ باجوہ ڈاکخانہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۶/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے

الف۔ غیر منقولہ جائیداد میں اراضی سوالہ ۱۶ ایکڑ واقع چک ۳۱۶ ج ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع لائل پور کے ۱/۱۲ حصہ کی مالک ہوں ۔ قیمتی قریباً ۲۵۰ روپے

ب = منقولہ جائیداد مہر ایک ہزار روپیہ نقد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع ہے اور چار سو روپے بذمہ میرے بھائی ہے ۔ اور پانچسو روپیہ بصورت حق مہر بذمہ میرے خاوند چوہدری بشیر احمد صاحب کے ہے ۔

الامۃ ۔ رشیدہ بیگم بقلم خود

گواہ شد ۔ محمد عبد اللہ ساکن تلونڈی عنایت خاں ضلع سیالکوٹ

گواہ شد ۔ بشیر احمد شوہر موصیہ کھیوہ باجوہ

گواہ شد = رحمت اللہ سکرٹری وصایا جماعت شملہ

۵۹۷۲ء منکہ وسیلۃ الحسنۃ زوجہ ملک عزیز احمد صاحب قوم راڈن عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن بٹاویہ ڈاکخانہ خاص ضلع بٹاویہ صوبہ ملک جاوا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۱۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری کوئی جائیداد نہیں ۔ میرا زیور چار تولہ سونا ہے ۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۔ اگر بعد میں میری کچھ اور جائیداد ہو جاوے ۔ یا کوئی ماہوار آمدنی کا ذریعہ ہو ۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتی رہوں گی ۔ میں اپنا مہر اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں ۔

الامۃ ۔ الوسیلۃ الحسنۃ بحروف انگریزی

گواہ شد ۔ ملک عزیز احمد خاوند موصیہ گواہ شد محمد صادق

نمبر ۵۹۶۷ ۔ منکہ حسن بی بی بنت امیر بخش قوم راجپوت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن کوٹلہ حال قادیان دار الرحمت بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

میری اسوقت موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے دو مکان خام قیمتی ۱۰۰ روپیہ موضع کوٹلہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور میں ہے ۔ مہر ۳۲ روپیہ جو میرا لڑکا محمد شفیع ولد چوہدری عمر دین صاحب مرحوم ادا کریگا ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔

اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد جو جائیداد بھی ثابت ہو ۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد ۔ حسن بی بی نشان انگوٹھا

گواہ شد ۔ مرزا محمد حسین سکرٹری وصایا دار الرحمت قادیان ۔ گواہ شد محمد شفیع انور پسر حسن بی بی ۔

لجنہ اماء اللہ سیّد والا کا جلسہ

۲۷ اخاء ۱۳۲۰ ہش لجنہ اماء اللہ سیّد والا کا ماہوار ۱/۱۱ جلسہ ہوا ۔ جس میں ۹ عورتیں شامل تھیں ۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مریم بیگم صاحبہ نے اخلاقی کہانیاں پڑھیں ۔ پھر میاں غلام اللہ صاحب اسلم نے اجرائے نبوت پر تقریر کی ۔ اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا ۔ (اُم اسمٰعیل از سیّد والا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار مصباح کے بقایاداران سے ضروری گذارش

جنگ کی وجہ سے کاغذ کی بے انتہائی گرانی اور سامان طباعت کی قیمتوں میں اضافہ نے بڑے بڑے اخباروں کو متزلزل کر دیا ہے۔ اور مصباح ایسے اخبار کی جو حالت ہو سکتی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ حالت یہ ہے۔ کہ مالی تنگی کی وجہ سے اس اخبار کو جاری رکھنا سخت مشکل ہو گیا ہے اور اگر خدانخواستہ جماعت احمدیہ ایسی زندہ جماعت کی مستورات کا واحد اخبار بند کر دئے جانے کا فیصلہ ہو گیا۔ تو یہ مستورات کی کوتاہی تاریخ احمدیت کا ایک ایسا افسوسناک واقعہ ہو گا۔ جس پر آئندہ نسلیں کوئی اچھی رائے قائم نہیں کرینگی۔

ذیل میں ان خریداروں کی ایک فہرست دی جاتی ہے۔ جنکے ذمہ بقائے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ بعض بہنیں سالہا سال سے اخبار لے رہی ہیں۔ مگر قیمت کے طور پر کبھی ایک پیسہ نہیں دیا۔ ایسی تمام بہنوں کے نام دسمبر کی یکم تاریخ کو وی پی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جنکے وصول نہ ہونے کی صورت میں اخبار بند کر دیا جائے گا۔

بہتر ہو۔ کہ یہ بہنیں اس تاریخ سے قبل اپنا حساب صاف کر کے دفتر کو نیز اپنے آپ کو وی پی کے مزید خرچ سے بچالیں۔ جو بہنیں ادائیگی کے متعلق کوئی معین وعدہ کریں گی۔ ان کے نام بھی وی پی نہ ہونگے۔ لیکن وعدہ کی پابندی ضروری ہوگی۔ والسلام (مینیجر)

نمبر شمار	نام	تاریخ اختتام قیمت	نمبر شمار	نام	تاریخ اختتام قیمت
۱	جناب محمد رفیق صاحب	اکتوبر ۳۸ء	۹	جناب چوہدری غلام احمد صاحب	دسمبر ۳۸ء
			۱۱	استانی برکت بی بی صاحبہ	دسمبر ۳۸ء
۳	محترمہ اہلیہ صاحبہ قاضی محمد شریف صاحب	دسمبر ۳۸ء	۱۲	محترمہ خالدہ معرفت ڈاکٹر عبدالحق صاحب	دسمبر ۳۸ء
۵	بیگم صاحبہ جناب قاضی محمد اسلم صاحب	دسمبر ۳۸ء	۱۳	اہلیہ صاحبہ محمد یونس صاحب	مارچ ۴۰ء
۶	محترمہ بیگم صاحبہ خان بہادر چوہدری نعمت اللہ خانصاحب	مارچ ۴۰ء	۱۵	اہلیہ صاحبہ محمد سعید صاحب	دسمبر ۳۹ء
			۱۶	جناب ڈاکٹر محمد لطیف صاحب	دسمبر ۳۸ء
۷	محترمہ شوکت بیگم صاحبہ	دسمبر ۴۰ء	۱۷	جناب چوہدری عبدالمالک صاحب	دسمبر ۳۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۸	جناب محمد یوسف شاہ صاحب	دسمبر ۳۹ء	۶۷	اہلیہ صاحبہ ملک صاحب خانصاحب نون	فروری ۳۹ء
۱۹	محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ	دسمبر ۳۹ء	۶۸	ڈاکٹر عبد العزیز صاحب	اپریل ۳۹ء
۲۰	جناب عبد القادر صاحب	دسمبر ۳۸ء	۶۹	اہلیہ صاحبہ جناب منیجر محمد یعقوب صاحب	دسمبر ۴۰ء
۲۵	جناب خیر الدین صاحب	دسمبر ۳۸ء	۷۰	اہلیہ صاحبہ جناب چوہدری سعید صاحب	فروری ۳۹ء
۲۶	جناب محمد اکرام خانصاحب	دسمبر ۳۸ء	۷۲	جناب سیّد فیاض حیدر صاحب	اکتوبر ۳۸ء
۲۷	اہلیہ صاحبہ پیر بہادل شاہ صاحب	مارچ ۳۸ء	۷۳	سکینہ بی بی صاحبہ	دسمبر ۳۸ء
۲۸	بیگم صاحبہ میاں محمد شریف صاحب	اگست ۴۱ء	۷۴	ایم محمد یوسف صاحب	فروری ۴۰ء
۳۰	سعیدہ فضیلت اسلام صاحبہ	دسمبر ۳۸ء	۷۵	نواب اکبر یار جنگ بہادر	جنوری ۴۰ء
۳۴	ام الفیض ماجدہ خاتون صاحبہ	دسمبر ۳۸ء	۷۶	اہلیہ صاحبہ میاں محمد عبد اللہ صاحب	دسمبر ۳۹ء
۳۷	سیّد محمد حسین صاحب	دسمبر ۳۹ء	۷۷	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبد القیوم صاحب	جنوری ۳۹ء
۴۲	جناب محمد شفیع صاحب	مارچ ۳۹ء	۷۸	اہلیہ صاحبہ شیخ حبیب اللہ صاحب	دسمبر ۴۰ء
۴۵	اہلیہ صاحبہ جناب چوہدری محمد شریف	جون ۳۹ء	۸۱	والدہ صاحبہ منیر احمد صاحب	مئی ۳۸ء
۴۷	راجہ محمد سمیع اللہ صاحب	اگست ۳۹ء	۸۲	اہلیہ مرزا دلاور علی بیگ صاحب	جون ۳۹ء
۴۸	اہلیہ صاحبہ مولوی محمد یوسف صاحب	مارچ ۳۹ء	۸۴	ڈاکٹر لعل الدین صاحب	دسمبر ۳۸ء
۴۹	والدہ صاحبہ جناب سردار امیر محمد خانصاحب	مئی ۳۹ء	۸۵	جناب محمد رمضان صاحب	دسمبر ۴۰ء
۵۰	فاطمہ بیگم صاحبہ	مارچ ۴۰ء	۸۶	جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب	دسمبر ۳۸ء
۵۱	بیگم حفیظ صاحب	جولائی ۳۹ء	۸۷	جناب محمودہ بیگم صاحبہ	مارچ ۳۹ء
۵۳	جناب مرزا محمد علی بیگ صاحب	ستمبر ۳۸ء	۹۰	جناب فیروز الدین صاحب	اگست ۳۹ء
۵۵	ملک حبیب اللہ خانصاحب	دسمبر ۴۰ء	۹۱	محترمہ سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ	اگست ۳۹ء
۵۹	منشی محمد ظہیر الدین صاحب	فروری ۴۰ء	۹۳	شیخ محمد حسین صاحب	دسمبر ۳۸ء
۶۰	صالحہ بیگم صاحبہ	مارچ ۳۹ء	۹۶	اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد خانصاحب	دسمبر ۴۰ء
۶۱	اے۔جی نصیر صاحب	دسمبر ۳۸ء	۹۸	سید گلزار احمد صاحب	اپریل ۳۹ء
۶۴	محترمہ اہلیہ صاحبہ بابو غلام حسین صاحب	اکتوبر ۳۹ء	۱۰۰	جناب چوہدری مقصود علی صاحب	مئی ۳۹ء
۶۵	جناب مرزا محمد صادق صاحب	دسمبر ۴۰ء	۱۰۱	محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ	اپریل ۳۹ء
۶۶	اہل پردہ کلاں سردار کوڑا خانصاحب	دسمبر ۳۸ء	۱۰۲	میر کلیم اللہ صاحب	جولائی ۳۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۰۳	مہراں بیگم صاحبہ	ستمبر ۳۹ء	۱۵۳	سکرٹری لجنہ اماء اللہ	اگست ۴۰ء
۱۰۴	اہلیہ چوہدری غلام احمد صاحب	جنوری ۳۹ء	۱۵۴	سکرٹری صاحب لجنہ اماء اللہ	اگست ۴۰ء
۱۰۷	محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ	اپریل ۳۹ء	۱۵۵	اہلیہ صاحبہ میر نصر اللہ خانصاحب	اپریل ۳۹ء
۱۰۸	محترمہ زینب آرا صاحبہ	مارچ ۴۰ء	۱۵۶	جناب بیگم صاحبہ	اکتوبر ۳۹ء
۱۱۰	محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ	اگست ۳۹ء	۱۵۷	جناب میاں محمد سلطان صاحب	دسمبر ۴۰ء
۱۱۱	جناب بابو عبدالشکور صاحب	جون ۳۹ء	۱۵۸	عزیزہ صاحبہ	دسمبر ۳۸ء
۱۱۲	جناب قمرالدین صاحب	دسمبر ۳۸ء	۱۵۹	جناب سارہ بیگم صاحبہ	جنوری ۳۹ء
۱۱۳	محمد مظفرالدین صاحب	جولائی ۳۹ء	۱۶۲	اہلیہ صاحبہ قاضی عبدالحق صاحب	دسمبر ۳۸ء
۱۱۸	جناب مولوی دلپذیر صاحب	دسمبر ۳۸ء	۱۶۳	اہلیہ صاحبہ جناب	۱۵ نومبر ۳۸ء
۱۱۹	ظہورہ بیگم صاحبہ	مئی ۳۹ء		چوہدری اعظم علی صاحب	
۱۲۱	اے۔ آر۔ صوفی صاحب	جولائی ۳۹ء	۱۶۶	محترمہ بلقیس جمال صاحبہ	جون ۳۹ء
۱۲۵	محترمہ حمیدہ خاتون صاحبہ	دسمبر ۳۹ء	۱۶۹	محترمہ نجبہ صدیقہ صاحبہ	مارچ ۴۰ء
۱۲۶	نورالٰہی بیگم صاحبہ	اگست ۴۰ء	۱۸۰	جناب چوہدری رب نواز خانصاحب	جولائی ۳۹ء
۱۲۷	ہاجرہ بی بی صاحبہ	فروری ۴۰ء	۲۰۶	جناب میاں محمد ناصر صاحب	دسمبر ۳۸ء
۱۲۸	اہلیہ صاحبہ محمد اکرامت اللہ صاحب	فروری ۴۰ء	۲۰۸	جنابہ مریم بیگم صاحبہ	مئی ۴۰ء
۱۳۰	عبدالشکور صاحب	اگست ۳۹ء	۲۰۹	جنابہ، امتہ القدیر بیگم صاحبہ	نومبر ۴۰ء
۱۳۳	میاں پیر محمد و محمد ابراہیم صاحبان	اپریل ۳۹ء	۲۱۴	اہلیہ صاحبہ منشی عبدالحمید خانصاحب	دسمبر ۴۰ء
۱۳۴	اہلیہ صاحبہ جناب ڈاکٹر محمد خانصاحب	دسمبر ۳۸ء	۲۱۵	جناب سیٹھ صدیق احمد و	دسمبر ۳۸ء
۱۳۷	محترمہ رحمت بی بی صاحبہ	مارچ ۳۹ء		نصیر احمد صاحبان	
۱۳۸	گلزار فاطمہ صاحبہ	مارچ ۳۸ء	۲۱۷	محترمہ سعیدہ خانم صاحبہ	۱۵ اگست ۳۹ء
۱۴۳	امتہ الرحمٰن صاحبہ	مئی ۳۹ء	۲۱۹	اہلیہ صاحبہ ماسٹر	
۱۴۴	ملک عمر علی خانصاحب	دسمبر ۴۰ء		محمد ابراہیم صاحب	جنوری ۴۱ء
۱۴۵	بشیر احمد صاحب	اکتوبر ۴۰ء	۲۲۰	اہلیہ صاحبہ خواجہ محمد شریف صاحب	جولائی ۳۹ء
۱۴۸	جناب حسین بیگم صاحبہ	فروری ۳۹ء	۲۳۱	محترمہ فرخندہ اختر صاحبہ	مارچ ۳۹ء
۱۴۹	سید محمد مومن صاحب	مارچ ۳۹ء	۲۳۲	محترمہ امتہ اللہ بیگم صاحبہ	اگست ۴۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۳۵	زبیدہ خاتون صاحبہ	اگست ۳۹ء	۲۹۶	محترمہ اہلیہ پیر شیر عالم صاحب	جون ۴۰ء
۲۳۶	سرور افضل حق خانصاحب	۱۵ جولائی ۳۹ء	۲۹۸	جناب ملک عبد الرحیم صاحب	دسمبر ۴۱ء
۲۳۸	مسز ایف آر اسلم بی۔اے	ستمبر ۴۱ء	۲۹۹	جناب ڈاکٹر نور احمد صاحب	دسمبر ۴۰ء
۲۳۹	اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد حسین صاحب	ستمبر ۴۱ء	۳۰۰	محترمہ عطیہ سمیع بیگم صاحبہ	مئی ۳۹ء
۲۴۱	امینہ خاتون صاحبہ	مارچ ۴۰ء	۳۰۱	محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری	
۲۴۲	مومنہ رحمٰن صاحبہ	ستمبر ۴۰ء		اللہ بخش صاحب	دسمبر ۴۱ء
۲۴۵	محترمہ بلقیس جہان بیگم صاحبہ	ستمبر ۳۹ء	۳۰۲	مکرم محمد یوسف صاحب	دسمبر ۴۱ء
۲۴۷	انیمہ صاحبہ	جنوری ۳۹ء	۳۰۳	محترمہ مسعودہ اختر صاحبہ	دسمبر ۳۹ء
۲۵۰	بیگم صاحبہ حکیم سردار محمد صاحب	اکتوبر ۳۹ء	۳۰۴	محترمہ سیکنڈ معلمہ خ ب صاحبہ	دسمبر ۳۹ء
۲۵۴	مسعودہ بیگم صاحبہ	مارچ ۴۰ء	۳۰۵	محترمہ آمنہ قطب الدین صاحب	جون ۴۰ء
۲۵۶	محترمہ امۃ الطیب صاحبہ	مارچ ۳۹ء	۳۰۷	مکرم خواجہ ظہور الدین صاحب	فروری ۴۰ء
۲۵۸	محترمہ ام افتخار احمد صاحب	مارچ ۳۹ء	۳۱۳	محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر	
۲۵۹	جناب قریشی عبد اللطیف صاحب	مارچ ۳۹ء		محمد دین صاحب	جنوری ۴۰ء
۲۶۰	محترمہ مبارکہ شوکت صاحبہ	اکتوبر ۳۹ء	۳۱۴	مسز ضیاء اللہ صاحب	دسمبر ۳۹ء
۲۶۱	محترمہ مبارکہ شمیم صاحبہ	اکتوبر ۳۹ء	۳۱۹	جناب بابو محمد خواص خانصاحب	جنوری ۳۹ء
۲۶۳	محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ	مئی ۳۹ء	۳۲۰	اہلیہ چوہدری بشیر احمد خانصاحب	جنوری ۳۹ء
۲۷۰	اے۔کیو شفقت صاحبہ	مئی ۴۰ء	۳۲۳	جناب سعیدہ بیگم صاحبہ	اکتوبر ۴۰ء
۲۷۳	محترمہ بیگم صاحبہ	جنوری ۴۰ء	۳۲۴	محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ	فروری ۳۹ء
۲۷۹	محترمہ امۃ الہادی صاحبہ	نومبر ۳۹ء	۳۲۵	محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ	ستمبر ۳۹ء
۲۸۱	بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد عطا صاحب	نومبر ۳۹ء	۳۳۰	چوہدری مرزا احمد خانصاحب	فروری ۳۹ء
۲۸۶	محترمہ ریاض صالح بیگم صاحبہ	جون ۴۰ء	۳۳۱	جناب چوہدری عطا محمد صاحب	فروری ۳۹ء
۲۸۷	ناصرہ بیگم صاحبہ	مئی ۳۹ء	۳۳۲	محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ	فروری ۳۹ء
۲۹۱	جناب مجید احمد صاحب	ستمبر ۴۰ء	۳۳۳	محترمہ محمودہ خاتون صاحبہ	فروری ۴۰ء
۲۹۲	جناب چوہدری عبد اللہ خانصاحب	مارچ ۳۹ء	۳۳۴	محترمہ فاطمہ خاتون صاحبہ	فروری ۴۰ء
۲۹۳	اہلیہ صاحبہ مولوی بشیر احمد صاحب	مارچ ۴۰ء	۳۳۶	روحی بیگم صاحبہ	فروری ۳۹ء (باقی)

(بھائی عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah